قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (آل عمران 74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر۔ابو سعید

Online Edition

منگل 17 اگست 2021ء | 08 محرم 1443ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:194

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کی قرآن سے محبت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب التطوع باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الوتر باب استحباب الترتیل فی القرآءۃ حدیث نمبر 1470)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔ پھر جب اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

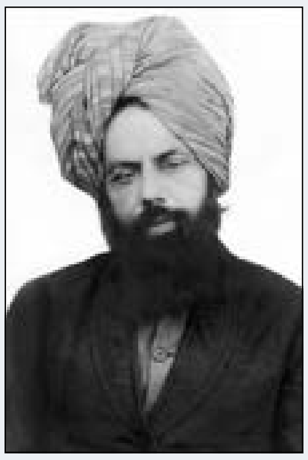

قرآن شریف ایک بے نظیر کتاب

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا،اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقع ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اور اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔آپؐ خاتم النّبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔ یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم،غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ ، پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 26تا27ایڈیشن 1988)

ارشاد باری تعالیٰ

رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝۳ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝۴

(البیّنہ: 3تا4)

ترجمہ: اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔

فرمان خلیفہ وقت

’’قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔اور اس میں وہ تمام خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اور اب یہی ایک تعلیم ہے جو ہر ایک قسم کی کمی سے پاک ہے۔بلکہ اس تعلیم پر عمل کرکے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔اور نہ صرف بچا جا سکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کو لاگو کرنے سے ہی اپنی اور دنیا کی اصلاح ممکن ہے۔یعنی یہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہی اب دنیا کی اصلاح کی، دنیا میں نیکیاں رائج کرنے کی، دنیا میں امن قائم کرنے کی، دنیا میں عبادت گزار پیدا کرنے کی، دنیا میں ہر طبقے کے حقوق قائم کرنے کی ضمانت ہے۔تو جس نبی پر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل اور مکمل تعلیم اتری اور جو خَاتَمَ النَّبِيِّيْن کہلائے، جن کے بعد کوئی نئی شریعت آ ہی نہیں سکتی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے،اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کو سمجھا، وہ آپ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا مکمل فہم اور ادراک حاصل ہوا۔یہ آپ ہی کی ذات ہے جس کو اپنے پر اترنے والی اس آخری کتاب، اس آخری شریعت، کلام کے مطالب اور معانی کے مختلف زاویوں اور اس کے مختلف بطون کو سمجھنے کا کامل علم حاصل ہوا۔گویا یہ خَاتَمَ النَّبِيِّيْن کی ذات ہی تھی جس نے اس خَاتَمُ الْكُتُب کو سمجھا اور نہ صرف اس گہرائی میں جا کر عمل کیا بلکہ صحابہؓ کو بھی وہ شعور عطا فرمایا جس سے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اس آخری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی اور شریعت یا کتاب سے رہنمائی لی جائے۔کیونکہ پہلوں کی باتیں بھی اس میں آ چکی ہیں اور آئندہ کی باتیں اور خبریں بھی اس میں آ چکی ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 4 مارچ 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

اس شمارہ میں

- ہو چکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا (منظوم)
- کتاب، تعلیم کی تیاری
- احمدی بچوں کی تربیت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک منصوبہ
- جماعت احمدیہ سیرالیون کی صد سالہ جوبلی۔۔۔

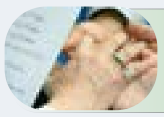

دربارِ خلافت

تقویٰ، انصاف، مسجد اور خالص عبادت کا آپس میں تعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

مَیں نے جو دوسری آیت (30) سورۃ اعراف کی تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے پہلے انصاف کا حکم دیا۔فرمایا قُلۡ أَمَرَ رَبِّیۡ بِالۡقِسۡطِ۔ تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ یہ حکم جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا وہاں ہر اُس حقیقی مومن کو بھی ہے جو آپ پر ایمان لانے کا دعویٰ کرتا ہے۔

پس یہاں سب سے پہلے اس اعلان کا حکم ہے کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کو انصاف قائم کرنے، حقوق قائم کرنے، ہر قسم کے امتیازی سلوکوں سے بالا تر ہونے اور تقویٰ پر چلنے کا حکم ہے۔ اور جن لوگوں کی یہ حالت ہوتی ہے وہی اللہ تعالیٰ کی طرف تمام تر توجہ پھیرتے ہوئے اُس کی عبادت کا بھی حق ادا کرتے ہیں۔ پس دلوں کے پاک لوگ ہی عبادت کا بھی حق ادا کرنے والے ہوتے ہیں۔جن کی طبیعت میں نیکی، پاکیزگی اور انصاف نہیں وہ نہ تو حقوق العباد ادا کرتے ہیں اور نہ حقوق اللہ۔ ایک معاملے میں اگر نیکی اور انصاف کرتے ہیں تو دوسرے معاملے میں عدل و انصاف ایسے لوگوں میں نظر نہیں آتا۔

پس تقویٰ ہے جو انصاف قائم کرواتا ہے اور تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف تمام تر توجہ پھیرنے کے لئے مائل کرتا ہے اور تقویٰ ہی ہے جو عبادت کا حق ادا کرواتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کے وقت جب مسجدوں کا رُخ کرو تو اگر کسی بشری تقاضے کے تحت دنیا داری یا ذاتی مفادات نے تمہاری توجہ اِدھر اُدھر کر بھی دی ہے تو نماز کے بلاوے کے ساتھ ہی تمہارے خیالات اللہ تعالیٰ کے احکامات کی طرف منتقل ہو کر تمہیں اللہ کا حقیقی عبد بنانے والے ہونے چاہئیں۔ ورنہ یہ عبادتیں بے فائدہ ہیں یا مسجد میں آنا بے فائدہ ہے۔ پس جب دین خالص کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کو پکارنے کا حکم ہے تو عبادتوں کے معیار کے حصول کے لئے جو الٰہی احکامات ہیں اُن احکام کی پابندی کی بھی شرط لگا دی۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت اور تقویٰ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی کرواتا ہے اور یہ سب چیزیں ہی ہیں جو پھر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے والی بھی ایک انسان کو بناتی ہیں۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَمَا بَدَءَکُمۡ تَعُوۡدُوۡنَ۔ کہ جس طرح اُس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا اس طرح تم مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹو گے۔ انسان کو یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں کئے گئے اعمال اگلے جہان کی جزا سزا کا باعث بنتے ہیں۔ پس اللہ فرماتا ہے تمہاری جسمانی پیدائش کے مختلف مرحلے اور پھر یہ زندگی گزارنا تمہیں اس بات کی طرف توجہ دلانے والا ہونا چاہئے کہ مرنے کے بعد کی زندگی کے بھی مختلف دور ہیں جن میں سے روح نے گزرنا ہے۔ پس اس اخروی زندگی اور روح کی بہتر نشوونما کے لئے، صحیح نشوونما کے لئے اس دنیا کے اپنے اعمال کے ذریعے فکر کرو۔ اور یہ فکر اُسی وقت حقیقی رنگ میں ہوسکتی ہے جب اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کیا جائے اور اپنی عبادتوں کو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بجالایا جائے۔ اُس کے احکامات پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی جائے۔عبادت کے وقت یہ ذہن میں ہو کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور یہ خالص عبادت ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرتے ہوئے مجھے اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بنائے گی اور اُخروی زندگی میں بھی۔

خالص عبادت کس طرح ہونی چاہئے؟ اس بات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک سوال کرنے والے کے اس سوال پر کہ نماز میں کھڑے ہو کر اللہ جلّ شانہٗ کا کس طرح کا نقشہ پیشِ نظر ہونا چاہئے؟ حضرت مسیح موعودؑ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ:

’’موٹی بات ہے قرآنِ شریف میں لکھا ہے اُدۡعُوۡہُ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ (الاعراف: 30) اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اُس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم۔صفحہ 335۔ ایڈیشن2003ء)

انسان پر اللہ تعالیٰ کے بیشمار احسانات ہیں اور خاص طور پر جو یہاں رہنے والے ہیں جہاں مذہبی آزادی بھی ہے اور دنیاوی معاملات میں بھی اللہ تعالیٰ کے بہت فضل اور احسان ہیں۔فرمایا کہ ’’اُس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اُس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا کہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔‘‘

(ملفوظات جلد5صفحہ 335۔ ایڈیشن 2003ء)

پس یہ وہ حالت ہے جو ایک مومن کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور مسجد اس حالت کے پیدا کرنے اور اس کی یاددہانی کروانے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(خطبہ جمعہ 24/ فروری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

ہوچکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا

ہوچکا ہے ختم اب چکر تری تقدیر کا
سونے والے اٹھ کہ وقت آیا ہے اب تدبیر کا
شکوۂ جورِفلک کب تک رہے گا برزباں
دیکھ تو اب دوسرا رخ بھی ذرا تصویر کا
کاغذی جامہ کو پھینک اور آہنی زرہیں پہن
وقت اب جاتا رہا ہے شوخیٔ تحریر کا
نیزۂ دشمن ترے سینہ میں پیوستہ نہ ہو
اس کے دل کے پار ہو سوفار تیرے تیر کا
اپنی خوش اخلاقیوں سے موہ لے دشمن کا دل
دلبری کر، چھوڑ سودا نالۂ دلگیر کا
مدتوں کھیلا کیا ہے لعل و گہر سے عدو
اب دکھا دے توذراجوہر اسے شمشیر کا
پیٹ کے دھندوں کو چھوڑ اور قوم کے فکروں میں پڑ
ہاتھ میں شمشیر لے عاشق نہ بن کف گیر کا
ملک کے چھوٹے بڑے کو وعظ کر پھر وعظ کر
وعظ کرتا جا، نہ کچھ بھی فکر کر تاثیر کا
کل کے کاموں کو بھی جو ممکن ہو اگر تو آج کر
اے مری جاں وقت یہ ہرگز نہیں تاخیر کا
ہوچکی مشقِ ستم اپنوں کے سینوں پر بہت
اب ہو دشمن کی طرف رخ خنجروشمشیر کا
اے مرے فرہاد رکھ کاٹ کر کوہ و جبل
تیرا فرضِ اولیں لانا ہے جوئے شیر کا
ہو رہا ہے کیا جہاں میں کھول کر آنکھیں تو دیکھ
وقت آپہنچا ہے تیرے خواب کی تعبیر کا

(کلام حضرت مصلح موعودؓ)

کلام محمود صفحہ 199

اداریہ

کتاب، تعلیم کی تیاری

قسط 7

اس عنوان کے تحت درج ذیل تین عناوین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات اکٹھے کئے جا رہے ہیں۔

1۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ہمارے کیا فرائض ہیں؟

2۔ نفس کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟

3۔ بنی نوع کے ہم پر کیا کیا حقوق ہیں؟

اللہ کے حضور ہمارے فرائض

یہ بالکل سچ ہے کہ جس قدر اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی عظمت پر ایمان ہوگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ سے محبت اور خوف ہوگا ورنہ غفلت کے ایام میں جرائم پر دلیر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس کی عظمت اور جبروت کا رُعب اور خوف ہی دو ایسی چیزیں ہیں جن سے گناہ جل جاتے ہیں اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ انسان جن اشیاء سے ڈرتا ہے، پرہیز کرتا ہے۔ مثلاً جانتا ہے کہ آگ جلا دیتی ہے اس لئے آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ یا مثلاً اگر یہ علم ہو کہ فلاں جگہ سانپ ہے تو اس راستہ سے نہیں گزرے گا۔ اسی طرح اگر اس کو یہ یقین ہو جاوے کہ گناہ کا زہر اس کو ہلاک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عظمت سے ڈرے اور اس کو یقین ہو کہ وہ گناہ کو ناپسند کرتا ہے اور گناہ پر سخت سزا دیتا ہے تو اس کو گناہ پر دلیری اور جرأت نہ ہو۔ زمین پر پھر اس طرح سے چلتا ہے جیسے مُردہ چلتا ہے۔ اس کی رُوح ہر وقت خدا تعالیٰ کے پاس ہوتی ہے۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 62تا63۔ ایڈیشن 1984ء)

خدا تعالیٰ نے اس وقت ایک صادق کو بھیج کر چاہا ہے کہ ایسی جماعت تیار کرے جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض کچے لوگ داخل ہو جاتے ہیں اور پھر ذرا سی دھمکی ملتی ہے اور لوگ ڈراتے ہیں تو پھر خط لکھ دیتے ہیں کہ کچھ تقیّہ کر لیا ہے۔ بتاؤ۔ انبیاء علیہم السلام اس قسم کے تقیّہ کیا کرتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ وہ دلیر ہوتے ہیں اور انہیں کسی مصیبت اور دُکھ کی پروا نہیں ہوتی۔ وہ جو کچھ لے کر آتے ہیں اسے چھپا نہیں سکتے خواہ ایک شخص بھی دنیا میں ان کا ساتھی نہ ہو۔ وہ دنیا سے پیار نہیں کرتے۔ ان کا محبوب ایک ہی خدا ہوتا ہے۔ وہ اس راہ میں ایک مرتبہ نہیں ہزار مرتبہ قتل ہوں اس کو پسند کرتے ہیں۔ اس سے سمجھ لو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلق کا مزا اور لُطف نہیں تو پھر یہ گروہ کیوں مصائب اُٹھاتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ کے حالات کو پڑھو کہ کفار نے کس قدر دکھ آپ کو دیئے۔ آپ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ طائف میں گئے تو وہاں سے خون آلود ہو کر پھرے۔ آخر مکّہ سے نکلنا پڑا۔ مگر وہ بات جو دل میں تھی اور جس کے لئے آپ مبعوث ہوئے تھے اُسے ایک آن کے لئے بھی نہ چھوڑا۔

یہ مصائب اور تکالیف کبھی برداشت نہیں ہو سکتیں جب تک اندرونی کشش نہ ہو۔ ایک غریب انسان کے لئے دو چار دشمن بھی ہوں وہ تنگ آ جاتا ہے اور آخر صلح کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ مگر وہ جس کا سارا جہان دشمن ہو وہ کیونکر اس بوجھ کو برداشت کرے گا۔ اگر قوی تعلق نہ ہو۔ عقل اس کو قبول نہیں کرتی۔

مختصر یہ کہ خدا تعالیٰ کی محبت کی لذّت ساری لذّتوں سے بڑھ کر ترازو میں ثابت ہوتی ہے۔ پس وہ لذات جو بہشت میں ملیں گی۔ یہ وہی لذتیں ہیں جو پہلے اُٹھا چکے ہیں۔ اور وہی ان کو سمجھتے ہیں جو پہلے اٹھا چکے ہیں۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 60تا61۔ ایڈیشن 1984ء)

یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی ساری چیزوں میں حُسن ہے تو کیا یہ ضروری نہیں کہ اس کے کلام میں بھی حُسن ہو؟ یہ اس کا ایک حُسن ہے۔ اگر قرآن مجید ژولیدہ بیان ہوتا تو اس سے کیا فائدہ ہوتا۔ طبائع کو اس کی طرف توجہ ہی نہ ہوتی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں عجیب عجیب قسم کی مخلوق دیکھی جاتی ہے۔ عجائب خانہ میں جا کر بعض جانور اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ گویا وہ ایک خوبصورت چھینٹ ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر کر کے معلوم ہوتا ہے کہ رنگینیٔ خلق خدا تعالیٰ کی عادت ہے۔

یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض جانور انڈے خود دیتے ہیں اور اس کے بچے اور جانور نکالتے ہیں۔ کوئل انڈے خود دیتی ہے اور کوے کے آشیانہ میں رکھ دیتی ہے۔ پس جس جس قدر کوئی مخلوقاتِ الٰہی کا اور افعال اللہ کا مشاہدہ کرے گا۔ اسی قدر اس کا تعجب بڑھتا جائے گا۔ اسی طرح اس کے اقوال میں لاانتہا اسرار ہوتے ہیں جن کا مشاہدہ افعال للہ کی خوردبین سے ہو جاتا ہے۔

حضرت حکیم الامت نے عرض کیا کہ شاعر اور فصیح تو اس طرز بیان پر اعتراض کر ہی نہیں سکتا۔ اس لیے کہ خود ان کو اس امر کا التزام کرنا پڑتا ہے۔

پھر حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی سلسلہ کلام میں فرمایا: فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (الرحمٰن:14) بار بار توجہ دلانے کے واسطے ہے۔ اسی تکرار پر نہ جاؤ۔ قرآن شریف میں اور بھی تکرار ہے۔ میں خود بھی تکرار کو اسی وجہ سے پسند کرتا ہوں۔ میری تحریروں کو اگر کوئی دیکھتا ہے تو وہ اس تکرار کو بکثرت پائے گا۔ حقیقت سے بے خبر انسان اس کو منافی بلاغت سمجھ لے گا۔ اور کہے گا کہ یہ بھول کر لکھا ہے، حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید پڑھنے والا پہلے جو کچھ لکھا اُسے بھول گیا ہو۔ اس لیے بار بار یاد دلاتا ہوں۔ تا کہ کسی مقام پر تو اس کی آنکھ کھلے۔ اِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّیَّاتِ۔

علاوہ بریں تکرار پر اعتراض ہی بے فائدہ ہے۔ اس لیے کہ یہ بھی تو انسانی فطرت میں ہے کہ جب تک بار بار ایک بات کو دہرائے نہیں وہ یاد نہیں ہوتی۔ سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡاَعۡلٰی اور سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡمِ بار بار کیوں کہلوایا؟ ایک بار ہی کافی تھا۔ نہیں۔ اس میں یہی سرّ ہے کہ کثرت تکرار اپنا ایک اثر ڈالتی ہے اور غافل سے غافل قوتوں میں بھی ایک بیداری پیدا کر دیتی ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ (الانفال:46) یعنی اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔ جس طرح پر ذہنی تعلق ہوتا ہے اور کثرت تکرار ایک بات کو حافظہ میں محفوظ کر دیتی ہے۔ اسی طرح ایک روحانی تعلق بھی ہے اس میں بھی تکرار کی حاجت ہے۔ بدُوں تکرار وہ روحانی پیوند اور رشتہ قائم نہیں رہتا۔ اور پھر سچ تو یہ ہے کہ اصل بات نیت پر موقوف ہے۔ جو شخص صرف حفظ کرنے کی نیت سے پڑھتا ہے وہ تو وہیں تک رہتا ہے اور جو شخص (روحانی تعلق بڑھانے کی خاطر پڑھتا ہے وہ اس تکرار سے) رُوحانی تعلق کو بڑھا لیتا ہے۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 123-125۔ ایڈیشن 1984ء)

نفس کے ہم پر حقوق

نفس کے تین درجے

نفس کے تین درجے ہیں۔ نفس امارہ۔ لوّامہ۔ مطمئنّہ۔

نفس امارہ وہ ہے جو فسق و فجور میں مبتلا ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ ایسی حالت میں انسان نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا بلکہ اس کے اندر ایک سرکشی اور بغاوت پائی جاتی ہے لیکن جب اس سے کچھ ترقی کرتا اور نکلتا ہے تو وہ وہ حالت ہے جو نفس لوّامہ کہلاتی ہے۔ اس لیے کہ وہ اگر بدی کرتا ہے تو اس سے شرمندہ بھی ہوتا ہے اور اپنے نفس کو ملامت بھی کرتا ہے۔ اور اس طرح پر نیکی کی طرف بھی توجہ کرتا ہے۔ لیکن اس حالت میں وہ کامل طور پر اپنے نفس پر غالب نہیں آتا، بلکہ اس کے اور نفس کے درمیان ایک جنگ جاری رہتی ہے جس میں کبھی وہ غالب آ جاتا ہے اور کبھی نفس اسے مغلوب کر لیتا ہے۔ یہ سلسلہ لڑائی کا بدستور جاری رہتا ہے۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرتا ہے اور آخر اُسے کامیاب اور بامراد کرتا ہے اور وہ اپنے نفس پر فتح پا لیتا ہے۔ پھر تیسری حالت میں پہنچ جاتا ہے جس کا نام نفس مطمئنّہ ہے۔ اس وقت اس کے نفس کے تمام گند دور ہو جاتے ہیں اور ہر قسم کے فساد مٹ جاتے ہیں۔ نفس مطمئنّہ کی آخری حالت ایسی حالت ہوتی ہے جیسے دو سلطنتوں کے درمیان ایک جنگ ہو کر ایک فتح پالے اور وہ تمام مفسدہ دور کر کے امن قائم کرے اور پہلا سارا نقشہ ہی بدل جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ ہے اِنَّ الۡمُلُوۡکَ اِذَا دَخَلُوۡا قَرۡیَۃً اَفۡسَدُوۡہَا وَجَعَلُوۡۤا اَعِزَّۃَ اَہۡلِہَاۤ اَذِلَّۃً (النمل: 35) یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے نمبردار، رئیس نواب ہی پہلے پکڑے جاتے ہیں اور بڑے بڑے نامور ذلیل کیے جاتے ہیں اور اس طرح پر ایک عظیم تغیر واقع ہوتا ہے۔ یہی ملوک کا خاصہ ہے اور ایسا ہی ہمیشہ ہوتا چلا آیا ہے۔ اسی طرح پر جب روحانی سلطنت بدلتی ہے تو پہلی سلطنت پر تباہی آتی ہے۔ شیطان کے غلاموں کو قابو کیا جاتا ہے۔ وہ جذبات اور شہوات جو انسان کی روحانی سلطنت میں مفسدہ پردازی کرتے ہیں۔ اُن کو کچل دیا جاتا ہے اور ذلیل کیا جاتا ہے اور روحانی طور پر ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہی وہ حالت اور درجہ ہے جو نفس مطمئنّہ کہلاتا ہے۔ اس لیے کہ اس وقت کسی قسم کی کشمکش اور کوئی فساد پایا نہیں جاتا۔ بلکہ نفس ایک کامل سکون اور اطمینان کی حالت میں ہوتا ہے کیونکہ جنگ کا خاتمہ ہو کر نئی سلطنت قائم ہو جاتی ہے اور کوئی فساد اور مفسدہ باقی نہیں رہتا۔ بلکہ دل پر خدا تعالیٰ کی فتح کامل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ خود اس کے عرش دل پر نزول فرماتا ہے۔ اسی کو کمال درجہ کی حالت بیان فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی (النحل:91) یعنی بیشک اللہ تعالیٰ عدل کا حکم دیتا ہے اور پھر اس سے ترقی کرو تو احسان کا حکم دیتا ہے اور پھر اس سے بھی ترقی کرو تو ایتاء ذی القربیٰ کا حکم ہے۔

حالت عدل

عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امارہ کی صورت میں ہوتی ہے۔ اس حالت کی اصلاح کے لیے عدل کا حکم ہے۔ اس میں نفس کی مخالفت

کرنی پڑتی ہے۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گزر جاوے۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بیباک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ ٹھیک نہیں۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب ادا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے۔

مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض لوگ ان امور کی پروا نہیں کرتے اور ہماری جماعت میں بھی ایسے لوگ ہیں جو بہت کم توجہ کرتے ہیں اپنے قرضوں کے ادا کرنے میں۔ یہ عدل کے خلاف ہے۔ آنحضرت ﷺ تو ایسے لوگوں کی نماز نہ پڑھتے تھے۔ پس تم میں سے ہر ایک اس بات کو خوب یاد رکھے کہ قرضوں کے ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے اور ہر قسم کی خیانت اور بے ایمانی سے دور بھاگنا چاہیے۔ کیونکہ یہ امر الٰہی کے خلاف ہے جو اس نے اس آیت میں دیا ہے۔

حالت احسان

اس کے بعد احسان کا درجہ ہے۔ جو شخص عدل کی رعایت کرتا ہے اور اس کی حد بندی کو نہیں توڑتا۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق اور قوت دے دیتا ہے اور وہ نیکی میں اور ترقی کرتا ہے۔ یہانتک کہ عدل ہی نہیں کرتا بلکہ تھوڑی سی نیکی کے بدلے بہت بڑی نیکی کرتا ہے۔ لیکن احسان کی حالت میں بھی ایک کمزوری ابھی باقی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی وقت اس نیکی کو جتا بھی دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص دس برس تک کسی کو روٹی کھلاتا ہے اور وہ کبھی ایک بات اس کی نہیں مانتا تو اسے کہہ دیتا ہے کہ دس برس کا ہمارے ٹکڑوں کا غلام ہے اور اس طرح پر اس نیکی کو بے اثر کر دیتا ہے۔ دراصل احسان والے کے اندر بھی ایک قسم کی مخفی ریا ہوتی ہے۔ لیکن تیسرا مرتبہ ہر قسم کی آلائش اور آلودگی سے پاک ہے اور وہ ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ ہے۔

ایتاء ذی القربیٰ کی حالت

ایتاء ذی القربیٰ کا درجہ طبعی حالت کا درجہ ہے یعنی جس مقام پر انسان سے نیکیوں کا صدور ایسے طور پر ہو جیسے طبعی تقاضا ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ماں اپنے بچے کو دودھ دیتی ہے اور اس کی پرورش کرتی ہے۔ کبھی اس کو خیال بھی نہیں آتا کہ بڑا ہوکر کمائی کرے گا اور اس کی خدمت کرے گا یہانتک کہ اگر کوئی بادشاہ اسے یہ حکم دے کہ تو اگر اپنے بچہ کو دودھ نہ دے گی اور اس سے وہ مر جاوے تو بھی تجھے مؤاخذہ نہ ہوگا۔ اس حکم پر بھی اس کو دودھ دینا وہ نہیں چھوڑ سکتی بلکہ ایسے بادشاہ کو دو چار گالیاں ہی سنا دے گی۔ اس لئے کہ وہ پرورش اس کا ایک طبعی تقاضا ہے۔ وہ کسی امید یا خوف پر مبنی نہیں۔ اسی طرح پر جب انسان نیکی میں ترقی کرتے کرتے اس مقام پر پہنچتا ہے کہ وہ نیکیاں اس سے ایسے طور پر صادر ہوتی ہیں گویا ایک طبعی تقاضا ہے تو یہی وہ حالت ہے جو نفس مطمئنّہ کہلاتی ہے۔

غرض یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں کہ جب تک نفس مطمئنّہ نہ ہو، اسی کشاکش میں لگا رہتا ہے۔ کبھی نفس غالب آجاتا ہے اور کبھی آپ غالب آجاتا ہے۔ صبح کو اٹھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ ٹھنڈا پانی ہے اس کو نہانے کی حاجت ہے۔ پس اگر نفس کی بات مان لیتا ہے تو نماز کو کھو لیتا ہے اور اگر ہمت سے کام لیتا ہے تو اس پر فتح پا لیتا ہے۔

تحدیث بالنعمۃ

شکر کی بات ہے کہ ایک مرتبہ خود مجھے بھی ایسی حالت پیش آئی۔ سردی کا موسم تھا۔ مجھے غسل کی حاجت ہوگئی۔ پانی گرم کرنے کے لیے کوئی سامان اس جگہ نہ تھا۔ ایک پادری کی لکھی ہوئی کتاب میزان الحق میرے پاس تھی، اس وقت وہ کام آئی۔ میں نے اس کو جلا کر پانی گرم کر لیا اور خدا تعالیٰ کا شکر کیا۔ اس وقت میری سمجھ میں آیا کہ بعض وقت شیطان بھی کام آجاتا ہے۔

پھر میں اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں کہ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ کے یہ معنے ہیں اور اس پر ترقی یہی ہے کہ ایسی حالت سے نجات پاکر مطمئنّہ کی حالت میں پہنچ جاوے۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 311-314۔ ایڈیشن 1984ء)

بنی نوع کے ہم پر حقوق

دوسرے غرباء کے ساتھ معاملہ تب پڑتا ہے کہ وہ فاقہ مست ہوتے ہیں اور خشک روٹی پر گزارہ کر لیتے ہیں مگر یہ باوجود علم ہونے کے بھی پروا نہیں کرتے۔ وہ ان کو امتحان میں ڈالتے ہیں جب بصورت سائل آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو ذرہ ذرہ کا خالق ہے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریبوں کے ساتھ ہی معاملہ کر کے سمجھا جاتا ہے کہ کس قدر ناخدا ترسی (خدا نا ترسی۔ سہو کتابت سے ناخدا ترسی درج ہے۔ ناقل) یا خدا ترسی سے حصہ لیتا ہے یا لے گا۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت میں اللہ تعالیٰ بعض بندوں سے فرمائے گا کہ تم بڑے برگزیدہ ہو اور میں تم سے بہت خوش ہوں کیونکہ میں بہت بُھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں ننگا تھا تم نے کپڑا دیا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ میں بیمار تھا تم نے میری عیادت کی۔ وہ کہیں گے کہ یا اللہ تُو تو ان باتوں سے پاک ہے تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب وہ فرمائے گا کہ میرے فلاں فلاں بندے ایسے تھے تم نے ان کی خبرگیری کی وہ ایسا معاملہ تھا کہ گویا تم نے میرے ساتھ ہی کیا۔ پھر ایک اور گروہ پیش ہوگا۔ ان سے کہے گا کہ تم نے میرے ساتھ بُرا معاملہ کیا۔ میں بُھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ دیا۔ پیاسا تھا پانی نہ دیا۔ ننگا تھا مجھے کپڑا نہ دیا۔ میں بیمار تھا میری عیادت نہ کی۔ تب وہ کہیں گے کہ یا اللہ تعالیٰ تُو تو ایسی باتوں سے پاک ہے۔ تو کب ایسا تھا جو ہم نے تیرے ساتھ ایسا کیا۔ اس پر فرمائے گا کہ میرا فلاں فلاں بندہ اس حالت میں تھا اور تم نے ان کے ساتھ کوئی ہمدردی اور سلوک نہ کیا وہ گویا میرے ہی ساتھ کرنا تھا۔

غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کئے جاتے ہیں۔ ان کی خبرگیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکرگزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خدا داد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کُچل نہ ڈالیں۔

خوب یاد رکھو کہ امیری کیا ہے؟ امیری ایک زہر کھانا ہے۔ اس کے اثر سے وہی بچ سکتا ہے جو شفقت علیٰ خلق اللہ کے تریاق کو استعمال کرے اور تکبر نہ کرے لیکن اگر وہ اس کی شیخی اور گھمنڈ میں آتا ہے تو نتیجہ ہلاکت ہے۔ ایک پیاسا ہو اور ساتھ کنواں بھی ہو لیکن کمزور ہو اور غریب ہو اور پاس ایک متموّل انسان ہو تو وہ محض اس خیال سے کہ اس کو پانی پلانے سے میری عزّت جاتی رہے گی اس نیکی سے محروم رہ جائے گا۔ اس نخوت کا نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ نیکی سے محروم رہا اور خدا تعالیٰ کے غضب کے نیچے آیا۔ پھر اس سے کیا فائدہ پہنچا۔ یہ زہر ہوا یا کیا؟ وہ نادان ہے سمجھتا نہیں کہ اس نے زہر کھائی ہے۔ لیکن تھوڑے دنوں کے بعد معلوم ہوجائے گا کہ اس نے اپنا اثر کر لیا ہے اور وہ ہلاک کر دے گی۔

یہ بالکل سچی بات ہے کہ بہت سی سعادت غرباء کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے انہیں امیروں کی امیری اور تموّل پر رشک نہیں کرنا چاہیئے اس لئے کہ انہیں وہ دولت ملی ہے جو ان کے پاس نہیں۔ ایک غریب آدمی بے جا ظلم، تکبر، خود پسندی، دوسروں کو ایذا پہنچانے، اتلاف حقوق وغیرہ بہت سی برائیوں سے مُفت میں بچ جائے گا۔ کیونکہ وہ جھوٹی شیخی اور خود پسندی جو ان باتوں پر اسے مجبور کرتی ہے، اس میں نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی مامور اور مرسل آتا ہے تو سب سے پہلے اس کی جماعت میں غرباء داخل ہوتے ہیں۔ اس لئے کہ ان میں تکبر نہیں ہوتا۔ دولت مندوں کو یہی خیال اور فکر رہتا ہے کہ اگر ہم اس کے خادم ہو گئے تو لوگ کہیں گے کہ اتنا بڑا آدمی ہو کر فلاں شخص کا مُرید ہوگیا ہے اور اگر ہو بھی جاوے تب بھی وہ بہت سی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ کیونکہ غریب تو اپنے مرشد اور آقا کی کسی خدمت سے عار نہیں کرے گا مگر یہ عار کرے گا۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے اور دولت مند آدمی اپنے مال و دولت پر ناز نہ کرے اور اس کو بندگان خدا کی خدمت میں صرف کرنے اور ان کی ہمدردی میں لگانے کے لئے موقع پائے اور اپنا فرض سمجھے تو پھر وہ ایک خیر کثیر کا وارث ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلا سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اُٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہانتک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کیلئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افترا کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر برائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچّے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 101-104۔ ایڈیشن 1984ء)

غرض یہ ہے کہ جس قسم کا انسان ہو اسے اپنی طاقت اور قدرت کے موافق قدم بڑھانا چاہیئے۔ ہر شخص اپنی معرفت کے لحاظ سے پوچھا جائے گا۔ جس قدر کسی کی معرفت بڑھی ہوئی ہوگی اسی قدر وہ زیادہ جواب دہ ہوگا۔ اس لئے ذوالنون نے زکوٰۃ کا وہ نکتہ سنایا یہ خلاف شریعت نہیں ہے۔ اس کے نزدیک شریعت کا یہی اقتضاء تھا۔ وہ جانتا تھا کہ مال رکھنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اُسے خدمتِ دین اور ہمدردی نوع انسان میں صرف کرنا چاہیئے۔

(ملفوظات۔ جلد 8 صفحہ 108۔ ایڈیشن 1984ء)

(ابوسعید)

(یہ تمام علمی اور روحانی مواد مکرم محمد اظہر منگلہ استاذ جامعہ احمدیہ گھانا کمپوز کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھ عزیزم عبدالمجیب آف نائیجیریا متعلم جامعہ احمدیہ گھانا پروف ریڈنگ کے فرائض ادا کرتے ہیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ خیراً)

انجینئر محمود مجیب اصغر

بچوں کی تربیت کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک منصوبہ

(Short Story Books)

9 ستمبر 1980ء کو کیلگری (کینیڈا) میں کیلگری یونیورسٹی کے ایک پروفیسر Prof Coward صدر شعبہ مذاہب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی اور تبادلہ خیالات کیا پروفیسر موصوف نے مذاہب عالم کا وسیع مطالعہ کیا ہوا تھا اور یونیورسٹی میں ہندو فلاسفی پڑھاتے تھے انہوں نے دوران گفتگو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے استفسار کیا کہ کینیڈا کے بے دین معاشرہ کے اثر سے احمدی بچوں کو بچانے کے لئے آپ کیا اقدامات کر رہے ہیں؟

اس کے جواب میں حضور نے انہیں بچوں کے لئے سلسلہ وار تربیتی کتب کی اشاعت کے منصوبہ اور عملی تربیت کے لئے عید گاہ کی شکل میں ہیکٹر دو ہیکٹر زمین پر جگہ جگہ عملی تربیت گاہیں تعمیر کرنے کے منصوبہ کی تفصیلات سے آگاہ فرمایا

(بحوالہ دورہ مغرب 1400ھ صفحہ 463)

بچوں کے لئے تربیتی کتب
(Short Story Books)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ بچوں کے لئے تربیتی کتب یعنی شارٹ سٹوری بکس (Short Story Books) کی طباعت واشاعت کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے بعض موضوع خود تجویز فرماتے اور صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ہدایت دیتے اور کتاب شائع ہونے پر جلسہ سالانہ پر ذکر بھی فرماتے۔

جلسہ سالانہ 1979ء

دوسرے روز کے خطاب میں فرمایا:

''اور خدام الاحمدیہ نے اب ایک بڑا اچھا کام کرنا شروع کیا ہے ضرورت کا ہزارواں حصہ پورا کر رہے ہیں لیکن نہ ہونے سے بہرحال بہتر ہے چھوٹے چھوٹے رسالے چھاپتے ہیں یہ ہیں میرے ہاتھ میں...... یہ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات ہیں مجھے سات نہیں چاہئیں مجھے سات ہزار اس قسم کی کتاب چاہئے اور صرف اردو میں نہیں چاہئے...''

(خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 395)

جلسہ سالانہ 1980ء

''...بچوں کے لئے کچھ ایسی کتابیں بھی چھپی ہیں جو خود میرے کہنے پر وہ لکھی گئیں۔ ان کے پاس اس وقت بڑی تھوڑی کتابوں کا سیٹ ہے صرف بارہ۔

ہمارے نبی پیارے نبی، رحمۃ للعالمین اور عالم اطفال، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، پیارے اسلام کی پیاری باتیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں، پیارے مہدی کی پیاری باتیں، سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ، سیرت حضرت عمر رضی اللہ عنہ، سوانح فضل عمر رضی اللہ عنہ، سوانح حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت مسیح موعود علیہ الصواۃ والسلام کی پیشگوئیاں، حضرت بلال رضی اللہ عنہ، اب یہ بلال جو ہے یہ میرے کہنے پر بچوں کے لئے لکھی گئی ہے...''

(خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 470، 471)

جلسہ سالانہ 1981ء

''...خدام الاحمدیہ کی کتب ہیں، بچوں کے لئے یہ سلسلہ بڑا مفید ہے اور بچے بھی مختلف عمروں کے ہوتے ہیں نا، مثلاً ایک اچھے پڑھے لکھے آدمی کو (احمدی نہیں تھے وہ) کسی ان کے دوست نے دی 'بلال'...

پڑھ کے کہنے لگا...یہ تو رلا دیتی ہے.......... ایک ڈین احمدی ہیں میں پچھلے سال گیا تو کہنے لگے میں نے وہ کتاب پڑھی میں رو پڑا میں نے کہا میں نے بھی پڑھی تو رو پڑا...''

(خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 533)

شارٹ سٹوری بکس short story books کی غیر معمولی برکات

اگلی خلافتوں میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور بعض ذہین بچوں اور بچیوں نے ان کتب سے بہت استفادہ کیا۔

جب ڈاکٹر عبدلسلام صاحب کو 1979ء میں فزکس میں نوبیل انعام ملا تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بچوں میں مسابقت کی روح اجاگر کرنے کے لئے ڈاکٹر سلام پر ایک شارٹ سٹوری بک لکھوائی جو 1983ء میں شائع ہوئی ''پہلا احمدی .... سائنس دان عبد السلام''

(بحوالہ الفضل ربوہ 3 نومبر 1983ء)

یہ شارٹ سٹوری بک پڑھ کر ایک احمدی بچی (جو ہگز پارٹیکل کی دریافت کے بعد ڈاکٹر منصورہ شمیم صاحبہ مشہور ہوئیں) نے بچپن میں ارادہ کیا کہ وہ بھی سائنس دان بنیں گی ایم ایس سی فزکس میں پوزیشن لینے کے بعد وہ ڈاکٹر سلام کے قائم کردہ ICTP اٹلی میں داخل ہوئیں اور پھر امریکہ جاکر پی ایچ ڈی کی اور اللہ کے فضل سے وہ سائنس دان بن کر ہگز بوسن کی دریافت کرنے والی ٹیم میں شامل ہو کر عالمی شہرت پا گئیں تفصیل کے لئے ان کا مشہور لیکچر

How I became a Scientist

A pakistani Physcist who worked on the

....................discovery of Higgs Boson

Speech delivered in Bensheim Germany

by Dr Mansoora Shamim

سوشل میڈیا پر ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔

مجملہ اور فوائد کے ان کتب کا ایک یہ فائدہ ہے کہ بچہ جھوٹی بناوٹی پریوں جن بھوتوں کی کہانیوں سے بچ جاتا ہے اور اس کی ذہنی نشوونما صحیح سمت کا رخ اختیار کر لیتی ہے۔

آج کی دعا

رَبِّ اَعۡطِنِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ اَنۡصَارًا فِیۡ دِیۡنِکَ وَاَذۡھِبۡ عَنِّیۡ حُزۡنِیۡ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ شَاۡنِیۡ کُلَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ 34-مکتوب 24)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے اپنے حضور سے اپنے دین کیلئے مددگار عطا کر اور میرے غم کو دور کر دے اور میرے سارے کام درست فرما دے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی انصار دین عطا کئے جانے کی دعا ہے۔

آپؑ نے خدا تعالیٰ کے حضور دین کے لئے مددگار عطا کئے جانے کی دردمندانہ دعا کی۔ جس کا ذکر آپؑ نے حضرت مولانا نور الدین صاحبؓ کے نام ایک مکتوب میں فرمایا ہے:

رَبِّ اَعۡطِنِیۡ مِنۡ لَّدُنۡکَ اَنۡصَارًا فِیۡ دِیۡنِکَ وَاَذۡھِبۡ عَنِّیۡ حُزۡنِیۡ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ شَاۡنِیۡ کُلَّہٗ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنۡتَ

مرسلہ: مریم رحمٰن

رپورٹ: ذیشان محمود، عبدالہادی قریشی۔ سیرالیون

صد سالہ جوبلی سیرالیون کے موقع پر پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن (PAAMA) کے تحت ایک آن لائن یادگاری تقریب

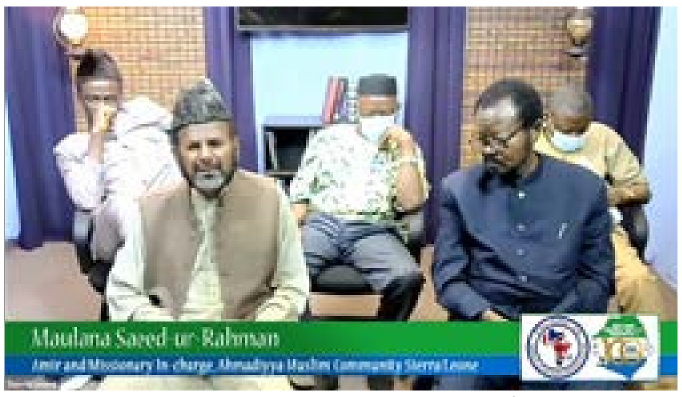

اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ سال 2021ء میں جماعت احمدیہ سیرالیون میں حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو پہنچے پر سو سال منعقد ہو رہے ہیں۔ امسال اس حوالہ سے مختلف تقریبات کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ لیکن وبائی حالات کے سبب بہت سی تقریبات ایسی ہیں جو وسیع پیمانے پر منعقد نہیں کی جاسکتیں۔ اسی حوالہ سے پین افریقن ایسوسی ایشن کے تحت مورخہ 3 جولائی 2021ء کو یوٹیوب کے ذریعہ ایک براہِ راست آن لائن تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں بیک وقت مختلف ممالک سے احباب شریک ہوئے اور اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس تقریب کے میزبان مکرم ڈاکٹر محمد منیر کمارا صاحب تھے جنہوں نے اس پروگرام میں ماڈریٹر کے فرائض سر انجام دئے۔ جب کہ احمدیہ ہیڈ کوارٹرز فری ٹاؤن، سیرالیون میں مکرم امیر صاحب سیرالیون کے ساتھ سابق نائب صدر اور دیگر مہمان شامل پروگرام ہوئے۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز دوپہر 2 بجے تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا۔ عزیزم طاہر احمد ڈوروی (سیرالیونین طالب علم جامعہ احمدیہ گھانا) نے تلاوتِ قرآن کریم پیش کی جبکہ مکرم الحسن بنگورا صاحب (سیکرٹری اشاعت PAAMA یوکے) نے انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم ٹومی کالون صاحب (صدر PAAMA یوکے) نے استقبالیہ خطاب پیش کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ سیرالیون کا مختصر تعارف اور تعلیمی وطبی میدان میں مساعی کو نمایاں کیا اور تمام شامل پروگرام اور مہمانانِ کرام کا شکریہ ادا کیا کہ وہ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ آپ نے یہ خوشخبری بھی سنائی کہ لجنہ اماء اللہ یوکے ان شاء اللہ جلد سیرالیون میں ایک میٹرنٹی ہسپتال قائم کرے گی۔

پیغامات و نیک تمنائیں

اس کے بعد پروگرام میں شامل مہمانان نے اپنے خیالات اور جماعت احمدیہ کے ساتھ روابط اور نیک تمناؤں کا ذکر کیا۔ طوالت کے سبب فہرست پیش ہے نیز چند مہمانان کے پیغامات بھی درج ہیں۔

حاجہ زینب حوا بنگورا (ڈائریکٹر جنرل UNO آفسز نیروبی اور سابق وزیر خارجہ)

مسٹر کیون (سیکرٹری جنرل فری ٹاؤن احمدیہ مسلم اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن یو کے)

الحاجی جسٹس ابو بکر کنگ (صدر Forum of Islamic (Organizations for Peaceful Co-existence

مسٹر موسیٰ میوا صاحب (نیشنل سیکرٹری جنرل افیئرز سیرالیون)

Mr Jonathan Bob-Amara (کمیونٹی لیڈر اور پادری)

Mr Umaru Kabia (چیئرمین فری ٹاؤن احمدیہ مسلم اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن یو کے)

ڈاکٹر ابراہیم سٹیونز (ڈپٹی گورنر بینک آف سیرالیون)

آنریبل Hon. Chernor Ramadan Maju Bah (اپوزیشن لیڈر سیرالیون پارلیمنٹ)

جسٹس الحسین سیسے (جسٹس سپریم کورٹ)

آنریبل Hon. Matthew Sahr Nyuma (مجورٹی لیڈر ہاؤس آف پارلیمنٹ)

چیف محمد بائیاں پیراماؤنٹ چیف و نائب امیر سوم جماعت احمدیہ سیرالیون

چیف بائی سیبورا کاسانغا پیراماؤنٹ چیف

جناب بشیر احمد اختر صاحب (سابق پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو)

الحاجی ڈاکٹر Alhaji Dr. Kandeh Kolleh Yumkella (سابق صدارتی امیدوار اور سربراہ نیشنل اتحادِ اعلیٰ)

مسٹر نذیر احمد علی کمانڈا بوگے (چیف فائر آفیسر نیشنل فائر فورس سیرالیون)

آنریبل محمد جلدے جالو (نائب صدر جمہوریہ سیرالیون)

آنریبل وکٹر بخاری فوہ (سابق نائب صدر جمہوریہ سیرالیون)

ڈاکٹر ارنسٹ بائی کروما (سابق صدر جمہوریہ سیرالیون)

ہزایکسیلنسی جناب جولیس مادا بیئو (صدر جمہوریہ سیرالیون)

ڈاکومنٹریز اور ویڈیو پریزنٹیشنز

دوران پروگرام مختلف ڈاکومینٹریز بھی پیش کی گئیں۔

1۔ صد سالہ جوبلی جماعت احمدیہ سیرالیون کے عنوان سے ایک مختصر ڈاکومنٹری میں مختصراً جماعت کا تعارف و تاریخ پیش کی گئی۔

2۔ پروگرام کے مطابق Children's Contribution Young Ahmadi Ambassadors کے نام سے ایک ویڈیو پریزنٹیشن پیش کی گئی۔ جس میں اطفال و ناصرات اور خدام نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

3۔ جماعت احمدیہ سیرالیون کو سو سال مکمل ہونے پر صدر مملکت کی جانب سے سیرالیون کے ایک بڑے سول اعزاز ''آرڈر آف دی رو کیل ایوارڈ'' سے نوازا گیا تھا جس پر ایک مختصر ویڈیو پریزنٹیشن پیش کی گئی۔

تہنیتی پیغامات

٭ حاجہ زینب حوا بنگورا (ڈائریکٹر جنرل UNO آفسز نیروبی اور سابق وزیر خارجہ)

آپ نے اپنے ریکارڈ شدہ پیغام میں جماعت کی تعلیمی وطبی خدمات کو سراہا اور سکولوں کے قیام کو جماعت کی ایک بڑی کامیابی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت ہر ضرورت میں ہمیشہ سہارے کے لئے اپنا کندھا پیش کرنے کو تیار رہتی ہے۔ انہوں نے جماعت کی سو سالہ تاریخ میں ملک کے لئے مؤثر اور تبدیلی لانے والی خدمات کو بھی سراہا۔

٭ مسٹر کیون (سیکرٹری جنرل فری ٹاؤن احمدیہ مسلم اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن یو کے)

آپ نے کہا کہ 2016ء سے ہم سکول اور احمدیہ مشن کی مختلف طرح مدد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ خصوصاً سکول میں تعمیری یا مالی طور پر کمزور بچوں کی تعلیم جاری رکھنے کے لئے مدد کی جاتی ہے۔ اب جب جماعت نے 100 سالہ سنگِ میل عبور کیا ہے تو جماعت کی اس ملک کے لئے خدمات پر کئی جلدیں لکھی جاسکتی ہیں۔ ہمیں فخر ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کا حصہ ہیں۔

٭ الحاجی جسٹس ابو بکر کنگ

آپ نے کہا کہ احمدیت کے ایک مکمل باب کے بغیر سیرالیون کی تاریخ کبھی مکمل نہیں ہوسکتی۔ جماعت احمدیہ کے پر امن ہونے کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ جماعت احمدیہ کی مخالفت ہوتی ہے نفرت انگیز تقاریر کی جاتی ہیں، غیر مسلم کہا جاتا ہے۔ لیکن ہمیں معلوم ہے کہ جو لاالٰہ الا اللہ کا کلمہ پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ ہم احمدی، شیعہ اور سنیوں کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔

٭ Mr Jonathan Bob-Amara (کمیونٹی لیڈر اور پادری)

سیرالیون میں جماعت احمدیہ نے نہ صرف مذہبی بلکہ معاشرتی لحاظ سے بھی تبدیلی میں کردار ادا کیا۔ جماعت نے جو پچھلے سو سال میں جگہ بنائی ہے ہم جانتے ہیں کہ اگلے سو سالہ دنیا کے لئے کتنے مشکل ہیں لیکن جماعت ہر جگہ کام کئے جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ہمیشہ سکول اور یونیورسٹی میں بھی اچھے احمدیوں سے ملا ہوں۔ جماعت نے سیرالیون کی ترقی میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔

٭ مسٹر موسیٰ میوا صاحب (نیشنل سیکرٹری جنرل افیئرز سیرالیون)

آپ نے جماعت کی مساعی کا تذکرہ کر کے کہا کہ یہ سو سالہ جوبلی تقریبات امام مہدی کی صداقت کا نشان ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو الہاماً بتایا تھا کہ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔'' یہ ملک سیرالیون بھی اس پیشگوئی کی صداقت کا ایک نشان ہے۔ اور

یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر یہ جھوٹ ہوتا تو یہ مشن ختم ہو جاتا لیکن یہ سچا ہے اسی لئے ترقی کرتا چلا جارہا ہے۔

* Mr Umaru Kabia (چیئرمین فری ٹاؤن احمدیہ مسلم اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن یو کے)

موصوف ایک نامور کھلاڑی ہیں اور مختلف مواقع پر احمدیہ سکول اور ملک کی نمائندگی کر چکے ہیں۔

میرے پیارے ملک سیرالیون میں جماعت احمدیہ کو سیرالیون میں سو سال مکمل ہو گئے ہیں۔ مجھے اپنے جذبات پر قابو رکھنا مشکل ہو رہا ہے، یہ سوچ کر کہ اس مشن نے ہمارے مادرِ وطن کے لئے کیا کیا ہے۔ ابتداء سے جب ہم پیدا نہیں ہوئے تھے اور پھر جب ہم پیدا ہوئے تب سے اب تک۔ ہم سب کو اس مشن کا شکرگزار ہونا چاہیئے تا کہ یہ اگلے سو سال جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں ان میں ہمارے بچے یا بچوں کے بچے مزید کامیابیاں منانے والے ہوں۔ اس عظیم مشن کے سو سال مناتے ہوئے ہمیں اس مشن کی پروڈکٹس کو دیکھنا چاہیئے۔ ہر جگہ احمدیہ سکول کے پڑھے لوگ موجود ہیں۔ سابقہ حکومتوں میں اور موجودہ حکومتوں یہ میں موجود ہیں۔ famosa uk ہم نے ایک تنظیم بنائی ہے جو اولڈ سٹوڈنٹس پر مشتمل ہے۔ ہم سکول میں مختلف تعمیراتی کام بھی کر رہے ہیں۔ اس وقت ہم سکول میں ٹائلیٹس بنا رہے ہیں جو نہایت مشکل امر ہے۔ ہم یہاں پروگرام منعقد کرتے ہیں اور احمدیت کے تعارف کا باعث بنتے ہیں۔

* ڈاکٹر ابراہیم سٹیونز (ڈپٹی گورنر بینک آف سیرالیون)

انہوں نے کہا کہ یہ میرے لئے نہایت خوشی کی بات ہے کہ میں اس پروگرام میں موجود ہوں۔ مجھے یو کے اور سیرالیون کے جلسوں اور مساجد میں جانے کا موقع ملا ہے 1993ء میں جماعت کے چوتھے خلیفہ سے اور پھر موجودہ خلیفہ سے بیت الفتوح میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور بہت کچھ سیکھنے کو ملا۔ یہ دونوں ملاقاتیں میرے لئے نہایت خوش نصیبی کی بات ہے میں کئی پروگراموں میں شامل ہوا ہوں اور احمدیت کی ترقی سے بہت متاثر ہوتا ہوں۔ احمدیت لوگوں کو قریب لاتی ہے جیسے اس تقریب میں مختلف شخصیات شامل ہیں۔ میں آپ کی سیرالیون کے لئے خدمات کے لئے شکر گزار ہوں۔

* آنریبل Hon. Chernor Ramadan Maju Bah (اپوزیشن لیڈر سیرالیون پارلیمنٹ) کا ریکارڈ شدہ پیغام پیش کیا گیا جس میں انہوں نے کہا کہ ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ احمدیہ مشن سیرالیون میں موجود ہے مجھے لندن کے جلسہ میں شامل ہونے کا موقع ملا جو مجھے بہت کچھ سکھانے والا تھا۔

* جسٹس الوسائن سیسے (جسٹس سپریم کورٹ)

آپ نے جماعت کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ احمدیہ جماعت نے قانون کی تعلیم میں بھی بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ اس ملک میں اعلیٰ عدالتوں میں پانچ بڑے بہترین جج احمدی ہیں۔ میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کیوں کہ آپ ہمارے ملک کی عدلیہ کی تاریخ سے واقف ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے تعلیم، طب اور سائنس کے شعبہ میں جماعت کی مساعی کو سراہا۔

* آنریبل Hon. Matthew Sahr Nyuma (مجورٹی لیڈر ہاؤس آف پارلیمنٹ)

آپ نے جماعت کی تعلیم، طب، زراعت، تعمیرات، انسانیت، مذہبی شعبہ جات میں خدمات کا ذکر کر کے کہا کہ انہی خدمات کے سبب سیرالیون کے صدر نے بڑے ایوارڈ سے نوازا ہے۔ انہوں نے واٹر ویل کی تعمیر، آنکھوں کے آپریشن، زرعی فارمز، غرباء کو خوراک کی فراہمی، ایبولا سے جنگ اور یتامیٰ کی خبر گیری سے متعلق جماعتی خدمات کو سراہا۔ نیز دینی و مذہبی تعلیم کے میدان میں 213 پرائمری سکولز، 81 سیکنڈری سکولز کے قیام اور مشنری ٹریننگ کالج (جامعۃ المبشرین) کے قیام کا بھی خصوصی تذکرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ میرے لئے خوش بختی ہے کہ سو سال مکمل ہونے پر میں ہز ہولی نیس کو ہدیہ تبریک پیش کر رہا ہوں۔ آپ نے تمام احباب جماعت کو جوبلی کی اور PAAMA کو اس پروگرام کے انعقاد کی مبارکباد دی۔ آخر پر آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی درخواست کی کہ جلد یہ وبا ختم ہو اور ہم آپ کے ساتھ جوبلی کی یہ خوشیاں منائیں۔

* چیف محمد باپائیں پیراماؤنٹ چیف و نائب امیر سوم جماعت احمدیہ سیرالیون۔

آپ نے کہا کہ میں 1963ء سے 1969ء تک احمدیہ سکول میں پڑھا جہاں میں نے بنیادی اسلامی تعلیم حاصل کی۔ آپ نے مزید کہا کہ میں اس جماعت سے اسلئے منسلک ہوا ہوں کہ یہ امن پسند جماعت، مددگار اور ہر کسی کی بات سننے والی جماعت ہے۔ میں اس پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ ہم جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں ہم سب سے ایک جیسا سلوک کیا جاتا ہے اور ہم سب لوگوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

* چیف بائی سیبورا کاسانغا دوم پیراماؤنٹ چیف

یہ بات تمام سیرالیونین کے لئے اور خصوصاً ہم چیفس کے لئے نہایت اہم ہے جو تمام سیرالیونین کے father کہلاتے ہیں۔ ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمیں یہ دن دکھایا اور ہم پانچویں خلیفہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم امیر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے لوگوں کے لئے تعمیری کام کئے ہیں۔ ہم سب احمدیہ مشن کا حصہ ہیں ہم سب کے لئے احمدیہ house hold name ہے۔ مشرق، مغرب، شمال جنوب میں آپ سب کو احمدیہ کا نام لیتے پائیں گے۔ یہاں دوسرے مشن بھی ہیں لیکن احمدیت کے لئے انسانیت سب کچھ ہے۔ یہ نہیں کہتے کہ آپ کا تعلق کہاں سے ہے۔ مجھے اس پر بھی فخر ہے کہ مجھے جلسہ لندن میں شامل ہونے کا موقع ملا اور حضور انور سے ملاقات بھی ہوئی۔

* جناب بشیر احمد اختر صاحب (سابق پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو)

آپ نے اپنے سیرالیون میں قیام کا ذکر کرتے ہوئے یہاں خدمت کو ایک سعادت قرار دیا اور انہوں نے یہاں خدمت کرنے والے ابتدائی مبلغین کو خراجِ تحسین پیش کیا اور کہا کہ ان کو جو حالات پیش آئے وہ اب نہیں لیکن جو مبلغین اب بھی خدمت کر رہے ہیں وہ بھی ایک بڑی خدمت ہے۔

* الحاجی ڈاکٹر Alhaji Dr. Kandeh Kolleh Yumkella (سابق صدارتی امیدوار اور سربراہ نیشنل اتحادِ اعلیٰ)

آپ کا ریکارڈ شدہ پیغام پیش کیا گیا جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی، طبی خدمات پر شکریہ ادا کیا خصوصاً اسلامی اور سائنسی تعلیم اور تعمیراتی کاموں کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ احمدیت کا پیغام لے کر یہاں آئے انہوں نے اپنا وطن چھوڑا اور صرف انسانیت کی مدد کے لئے اور دین کی اشاعت کے لئے آئے۔ پچھلے سو سال آپ نے اپنی بنیاد مضبوط کی ہے اب اگلے سو سال آپ اور ہم لیڈرز مل کر اس ملک کو عظیم ملک بنائیں گے۔

* مسٹر نذیر احمد علی کماندا بوگے (چیف فائر آفیسر نیشنل فائر فورس سیرالیون)

آپ کو صدر جماعت واٹرلو کے ساتھ ساتھ نیشنل سیکرٹری امور خارجہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ آپ مکرم ٹوی کالون صاحب کے بڑے بھائی بھی ہیں۔ آپ نے جماعت سیرالیون کے ابتدائی ممبران کے موضوع پر مختصر تقریر کی جس میں ابتدائی مبلغین کی آمد اور احمدیت کے قیام اور ابتدائی ممبرز کا ذکر کرتے ہوئے مختصر تاریخ بیان کی۔

* آنریبل محمد جلدے جالو (نائب صدر جمہوریہ سیرالیون)

آپ کا ریکارڈ شدہ پیغام پیش کیا گیا۔ آپ نے کہا کہ آج کا دن احمدیہ جماعت سیرالیون کے لیے اور دنیا بھر کے احمدیوں کے لیے ایک بہت بڑا دن ہے۔ اور یہ ہمارے ملک سیرالیون کے لیے بھی ایک بہت بڑا دن ہے کیونکہ آج ہم نہ صرف جماعت احمدیہ کے سیرالیون میں سو سال مکمل ہونے کی خوشی منا رہے ہیں بلکہ ہم اس ملک میں جماعت احمدیہ کی خدمت اور وقف کے سو سال منا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ جو 1921ء میں سیرالیون آئے وہ اپنے ساتھ تعلیم اور مذہب کو لے کر آئے اور آج احمدیہ جماعت کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سیرالیون کے لاکھوں لوگوں کو تعلیم فراہم کی ہے اور آج یہاں جماعت کے 300 سے زائد سکول ہیں اور جماعت نے یہاں ملک بھر میں 1400 مساجد تعمیر کی ہیں۔ اور ایک سیاست دان کے طور پر مجھے اس بات کا علم ہے کہ ایک مسجد کا تعمیر کرنا بھی آسان نہیں ہے۔ اور کسی جماعت کے لیے چودہ سو مساجد تعمیر کرنا ایک آسان بات نہیں ہے۔ جماعت نے ملک بھر میں کلینک بنائے ہیں جن کے ذریعے وہ ملک کے لوگوں کی صحت اور بہبود کا کام کر رہی ہے۔ احمدیہ جماعت نے زراعت کے میدان میں بھی بہت خدمت کی ہے اور اسی وجہ سے جب میں گذشتہ سال جلسہ سالانہ سیرالیون BO میں شامل ہوا تھا، میں نے واضح طور پر کہا تھا کہ احمدیہ جماعت انسانی بہبود کی ترقی کی سفیر ہے۔ اور اسی وجہ سے صدر مملکت عزت مآب بریگیڈیر ریٹائرڈ ماڈا بیو احمدیہ جماعت کو پسند کرتے ہیں۔ اور انسانی ترقی ہماری حکومت کا مطمحِ نظر ہے۔ اور جیسا کہ میں نے BO میں جلسہ سالانہ میں کہا تھا کہ احمدیہ جماعت انسانی ترقی کی سفیر ہے، احمدیہ جماعت ہماری حکومت کی تعلیم کے میدان میں بھی خدمت کر رہی ہے۔ جس طرح ہم لوگوں کو طبی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں احمدیہ جماعت بھی کر رہی ہے۔ زراعت کے میدان میں بھی جماعت نے بہت نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور ان میدانوں میں

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION | Download on the App Store | Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

خدمت پر مَیں جماعت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔آپ کی کامیابیاں بے شمار ہیں اور ہم ان کی قدر کرتے ہیں اور ان کی خوشی منا رہے ہیں۔ ہم ان ابتدائی مبلغین کی کامیابیوں کو یاد کرتے ہیں اور ان کی خدمات کے معترف ہیں۔

(مکمل پیغام الفضل انٹرنیشنل کی اشاعت 4 مئی 2021ء میں شائع شدہ ہے۔)

* آنریبل وکٹر بخاری فوہ (سابق نائب صدر جمہوریہ سیرالیون)

آپ مکرم امیر صاحب اور دیگر شاملین کے ساتھ ہیڈ کواٹر میں موجود تھے۔ آپ نے کہا کہ میں کرسچن ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہوں میں اس پر خوش ہوں کہ میں اس تقریب میں شامل ہوں۔میرے دادا الحاجی روجرز صاحب نے بو میں صرف اپنی خوشی اور محبت سے جماعت کو ایک بڑی زمین پیش کی تھی۔ مجھے اس محبت کے اظہار میں خوشی محسوس ہوتی ہے۔

آپ نے کہا کہ مجھے احمدیہ سکول سے تعلیم حاصل کرنے پر فخر ہے۔ جہاں اچھی تربیت اور ڈسپلن سکھایا گیا تھا۔اس سکول نے بہت سے کامیاب لوگ بنائے۔ احمدیہ مشن ہر حکومت کے ساتھ مل کر فلاحی کام سرانجام دیتی ہے کیونکہ یہ ایک غیرسیاسی مشن ہے۔ میں تمام ممبران جماعت کو پہلے سو سال مکمل ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں ابھی کئی سو سال آنے ہیں اللہ تعالیٰ اس جماعت پر اپنا فضل نازل فرمائے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ اس ملک کے لئے دعا کرتے چلے جائیں۔

* ڈاکٹر ارنسٹ بائی کروما (سابق صدر جمہوریہ سیرالیون)

آپ نے جماعت کے سو سال مکمل ہونے پر دلی خوشی کا اظہار کیا۔ آپ کے بانی سلسلہ نے پنجاب انڈیا میں اس جماعت کو امن، عالمی بھائی چارے اور خدائی منشاء کے لئے وقف ہو جانے کے مقصد سے قائم کیا۔اسی سلسلہ میں جماعت کا دنیا میں انسانیت کے پیغام کو لے کر پھیل جانا بھی شامل ہے۔گزشتہ سو سالوں میں جماعت احمدیہ سیرالیون مساجد کی تعمیر، تعلیمی اور طبی سہولیات مہیا کرنے میں مصروف عمل رہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ کے مرکزی اور لوکل مشنریز کوشش کرتے رہے ہیں۔ اسی بناء پر میری امام عالمگیر جماعت احمدیہ سے ذاتی تعلق اور جماعت احمدیہ سے تعلق ایسا ہے کہ جس کو میں ایک سرمایہ خیال کرتا ہوں۔ میرے جلسہ سالانہ بو پر سالانہ پیغامات اور حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور سیرا لیون کے لوگوں کے لئے دعا کی درخواستیں اور حضور اقدس سے فون پر بات کرنا میرے لئے یادگار ہیں اور میرے دل میں ایک اہم مقام رکھتی ہیں۔ اس کے بعد آپ نے صد سالہ جوبلی کے لئے اپنی نیک تمنائیں پیش کیں۔

* ہز ایکسیلنسی جناب جولیس مادا بیو (صدر جمہوریہ سیرالیون) کا ریکارڈ پیغام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ریٹائرڈ بریگیڈئر جولئس مادا بیئو، جمہوریہ سیرالیون کا صدر، اپنی حکومت کی طرف سے اور سیرالیون کے لوگوں کی طرف سے احمدیہ مسلم جماعت کی سیرالیون میں موجودگی پر اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

احمدیہ مسلم جماعت نے سیرالیون کے لوگوں کی زندگیاں بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ایک سو سال سے زائد عرصہ میں تعلیم، صحت، زراعت، قیامِ امن، معاشرتی خدمات، انسانی ترقی کے کاموں، اور مذہبی رواداری کے میدانوں میں احمدیہ مسلم جماعت نے اس قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہیں خدمات کے اعتراف میں میری حکومت نے احمدیہ مسلم جماعت کو ملکی اعزاز COMMANDAR OF THE ORDER OF THE ROKEL سے نوازا۔اور ہم اپنے تعلقات کو مزید مضبوط اور گہرے کرتے چلے جائیں گے۔

میں احمدیہ مسلم جماعت سیرالیون کو ان کے صد سالہ جشنِ تشکر پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور پین افریقن احمدیہ مسلم ایسوسی ایشنیو کے کو بھی اس تاریخی پروگرام کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔شکریہ

اختتامی خطاب و دعا

آخر پر مکرم سعید الرحمٰن صاحب امیر ومشنری انچارج جماعت احمدیہ سیرالیون نے خطاب فرمایا۔ آنمحترم نے اس پروگرام کے انعقاد پر PAAMA کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ PAAMA کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ اس کے تحت پہلی بار کسی ملک کی بھی جوبلی تقریب منائی گئی۔ اور صدر PAAMA مکرم ٹومی کالون صاحب کا تعلق بھی سیرالیون سے ہے۔

مکرم امیر صاحب نے سیرالیون کی ابتدائی تاریخ بیان کرتے ہوئے ابتدائی مبلغین کی قربانیوں کا ذکر فرمایا اور خصوصاً مکرم نذیر احمد علی صاحب کے چند واقعات بیان کر کے فرمایا کہ وہ ایک نہایت عظیم اور کامیاب مشنری اور انسان تھے۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے سیرالیون کے صدور کے جلسہ ہائے سالانہ سیرالیون میں شرکت کا ذکر فرمایا۔سابق صدر ارنسٹ بائی کروما کے ایک تبصرہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ انہوں نے جلسہ کے انتظام اور احمدیوں کو نہایت آرام سے جلسے میں شامل دیکھ کر حیرانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں کسی اور جگہ میں اتنے آرام سے خطاب نہیں کرسکتا تھا۔

مکرم امیر صاحب نے اس حوالہ سے سیرالیون کے اعزاز کا ذکر فرمایا کہ سیرالیون کو اعزاز حاصل ہے کہ 2006ء میں بیت الفتوح میں سب سے پہلے جانے والے صدر سیرالیون جناب احمد تیجان کابا تھے۔ اور اسی طرح سابق صدر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے فون پر بات کرنے والے پہلے صدر رہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہمیں اب نوجوانوں اور بچوں کا خلیفۃ المسیح سے رابطہ پیدا کرنا ہے۔ہمیں اس ملک کے سعید لوگوں کو جو خدا کی تلاش میں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھتے ہیں اور اس ملک سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ ہم نے ان کو اب اس ملک کے تابعدار شہری بنانا ہے۔ یہ ہمارا عظیم مقصد ہے جو ہمیں پورا کرنا ہے۔آخر پر مکرم امیر صاحب نے سب شاملین کا شکریہ ادا کیا۔

پروگرام کے آخر پر موڈیریٹر صاحب نے تمام مقررین اور اس پروگرام کو دیکھنے والوں کا شکریہ ادا کیا اور مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی جس سے یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

یہ پروگرام 2 گھنٹے اور 45 منٹ جاری رہا اور درج ذیل لنک سے استفادہ کیا جس سکتا ہے۔

https://www.youtube.com/watch?v=AUY89qwa1RQ

چھوٹی مگر سبق آموزبات

دانتوں کی صفائی

دانت صبح وشام صاف کرنے چاہئیں اور دانت صاف کرتے مسوڑھوں کے اندر باہر بھی برش لگانا چاہیئے اس سے مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور منہ کے اندر اوپر نیچے اور زبان پر برش لگانے سے زبان بھی صاف ہو جاتی ہے۔ دانتوں پر برش ایک ڈیڑھ منٹ سے زیادہ نہ لگائیں دانتوں کی چمک ضائع ہونے کے خطرہ کا احتمال رہتا ہے۔ آنحضور ﷺ دانتوں پر مسواک اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر کی طرف استعمال فرماتے تھے، یہ سنت رسول ﷺ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ایک مرتبہ اس سنت رسول ﷺ کو زندہ کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔

طلوع وغروب آفتاب

17 اگست 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:39	18:49
مدینہ منورہ	04:34	18:54
قادیان	04:27	19:10
ربوہ	04:07	18:50
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:23	20:20